6 معاشی (مالی) منصوبہ بندی (بجٹ) Economic Planning

B4U20B

آیئے، سیکھیں

- معاشی منصوبہ بندی کا تعارف
- سرمایہ کاری اور بچت
- تشخیص ٹیکس
- انکم ٹیکس۔تحسیب

آیئے، بحث کریں

انگھا : کیا ہمیں کمپیوٹر خریدنا ہے؟

ماں : ہاں، خریدیں گے؟ لیکن آئندہ سال۔

انگھا : جی، لیکن اس سال کیوں نہیں؟

ماں : اری، اس کی قیمت کچھ کم تو نہیں ہے۔

انگھا : یعنی پیسے جمع کرنا ہوگا یہی نا؟

ماں : ہاں۔

اپنے اردگرد اس قسم کے کئی مکالمے سنائی دیتے ہیں۔

ہر فرد کو مختلف ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے۔اس لیے حال کی (موجودہ) بنیادی ضروریات کو پورا کر کے دیگر ضروریات کو مکمل کرنے کے لیے ہر کوئی پیسے جمع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔اسی کو ہم 'بچت' کرنا کہتے ہیں۔یہ بچت محفوظ رہے اور اس میں اضافہ کرنے کے لیے ہم بطور امانت بینک میں رکھتے ہیں یا زمین، گھر جیسے جائیداد خریدتے ہیں۔اسی کو 'سرمایہ کاری' کرنا کہتے ہیں۔

ہر سرمایہ کار ضرورت کے مطابق ہی رقم خرچ کرتا ہے اور بقیہ رقم بچت کرتا ہے، اسی طرح بچت کی گئی رقم کو تدبّر کے ساتھ سرمایہ کاری میں لگاتا ہے۔اسی کو ''معاشی (مالی) منصوبہ بندی'' (Economic Planning) کہتے ہیں۔سرمایہ میں اضافہ اور حفاظت معاشی منصوبہ بندی کے اہم مقاصد ہیں۔

ہر کسی کے زندگی میں پیش آنے والے متوقع اور غیر متوقع واقعات کے لیے ضروری اقدام کے لیے معاشی منصوبہ بندی کا استعمال ہوتا ہے۔کچھ مثالیں ذیل میں دی ہوئی ہیں۔

متوقع واقعہ

(1) بچوں کی تعلیم اور ان کے دیگر اخراجات

(2) پیشے کے لیے سرمایہ

(3) دو/ چار پہیہ والی سواری کی خریداری

(4) گھر کی تعمیر کرنا یا گھر خریدنا

(5) بڑھاپے کی ضروریات

غیر متوقع واقعہ

(1) قدرتی آفات

(2) خاندان کے کسی فرد کی بیماری

(3) حادثہ کی وجہ سے نقصان ہونا

(4) اچانک فوت ہونا

معاشی منصوبہ بندی کیوں ضروری ہے اس کا جواب اوپر کے واقعات یا دیگر وجوہات سے ملتا ہے۔معاشی منصوبہ بندی کے لیے کچھ باتوں کو دھیان میں رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

آئیے سمجھ لیں

بچت (Saving)

(1) بچت کا محفوظ رہنا اور اس میں اضافہ ہونا فائدہ مند ہوتا ہے یعنی بچت کی ہوئی رقم بینک یا پوسٹ آفس میں محفوظ رہتی ہے۔ بینک میں جمع کی گئی بچت کی رقم سے بغیر نقد کے (cashless) لین دین (کاروبار) کرنا آسان ہوتا ہے۔ ایسے کاروبار میں اپنے پاس بڑی رقم رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور وہ رقم گم ہونے یا چوری ہونے کا خوف نہیں رہتا۔

(2) ہماری کی گئی بچت نقد صورت میں ہو اور اسے سرمایہ کاری نہ کرتے ہوئے ویسے ہی رکھی رہنے دیں تو اس کی قیمت زمانہ کے ساتھ کم ہوتے رہتی ہے۔ یعنی چیز خریدنے کی اس رقم کی طاقت یعنی مال کی قدر (Purchasing Power) کم ہوجاتی ہے۔

(مثال : آج 10 روپے میں 2 پنسل ملتی ہے تو کچھ سال بعد اسی قیمت میں ایک ہی پنسل ملے گی) اسی لیے بچت کو مناسب جگہ سرمایہ کر کے اُس میں اضافہ کرنا ضروری ہے۔

(3) بچت کی ہوئی رقم کاروبار میں ترقی، نئے صنعت شروع کرنا، جیسے کاموں میں استعمال کی جائے تو قومی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔

(4) کل منافع کا کچھ حصہ سماجی کام کے لیے خرچ کیا جائے تو اس کا دوررس فائدہ ہر ایک کو ملتا ہے۔

(5) ضروری اخراجات کے علاوہ فضول خرچی اور شوق پانی پر خرچ کم کر کے تعلیم، طبی علاج وغیرہ کے لیے بچت کرنا فائدہ مند ہوتا ہے۔

آئیے، بحث کریں

اوپر کے تصویر کا معائنہ کیجیے۔ بچت سرمایہ کاری کے کچھ راہیں تصویر میں دکھائی ہوئی ہیں اس پر بحث کیجیے۔ اس کے مزید کون کون سی راہیں ہیں ان کی معلومات حاصل کیجیے۔ اسے تصویر کی خالی جگہوں میں لکھیے۔

آیئے سمجھ لیں

سرمایہ کاری (Investment)

سرمایہ کاری کی کئی اقسام ہیں۔سرمایہ کار بینک، پوسٹ جیسے مالیاتی لین دین کرنے والے اداروں میں سرمایہ کاری کرنا پسند کرتے ہیں۔کیونکہ وہاں رقم زیادہ محفوظ رہتی ہے۔شیئر، میوچول فنڈ وغیرہ میں سرمایہ کاری کرنا تھوڑا خطرناک ہوتا ہے۔کیونکہ جن صنعتوں میں یہ رقم سرمایہ کاری کی جاتی ہے۔اس صنعت میں نقصان ہونے سے، سرمایہ کاری کی گئی رقم کم ہوجاتی ہے۔اس کے برعکس فائدہ ہوا تو رقم محفوظ رہتی ہے اور منافع مل سکتا ہے۔

سرمایہ کار کو سرمایہ کاری کرتے وقت دو اہم باتوں کا خیال کرنا چاہیے۔پہلی بات خطرہ اور دوسری بات فائدہ۔زیادہ خطرہ مول کر سرمایہ کار زیادہ منافع حاصل کرسکتا ہے۔لیکن زیادہ خطرہ مول لینے سے نقصان بھی ہوسکتا ہے یہ بات دھیان میں رکھنا ضروری ہے۔

منافع اور سرمایہ کاری پر منحصر کچھ مثالیں ذیل میں حل کی ہیں ان کا مطالعہ کیجیے۔

مثال : شیام راؤ کی 2015-2016 کے تمام قسم کے ٹیکس بھرنے کے بعد سالانہ آمدنی 6,40,000 روپے ہے۔ہر ماہ بیمہ کے 2000 روپے کی قسط جمع کرتے ہیں۔سالانہ آمدنی کا 20% حصہ پراویڈنٹ فنڈ میں لگاتے ہیں۔اچانک فوری ضرورت کے لیے ہر ماہ 500 روپے الگ جمع کرتے ہیں۔ اس سال ان کے پاس خرچ کے لیے کتنے روپے باقی بچے؟

حل :

(i) شیام راؤ کی سالانہ آمدنی = 6,40,000 روپے

(ii) بیمہ کے لیے منصوبہ بندی = $2000 \times 12 = 24,000$ روپے

(iii) پراویڈنٹ فنڈ میں سرمایہ کاری کی گئی رقم = $6,40,000 \times \frac{20}{100} = 1,28,000$ روپے

(iv) اچانک فوری ضرورت کے لیے جمع کی گئی رقم = $500 \times 12 = 6000$ روپے

کل منصوبہ بندی کی گئی رقم = $24,000 + 1,28,000 + 6,000 = 1,58,000$ روپے

سال بھر کے خرچ کے لیے بچ رہنے والی رقم = $6,40,000 - 1,58,000 = 4,82,000$ روپے

مثال (2) : شری شاہ نے 3,20,000 روپے بینک میں 10% سود مرکب کے حساب سے 2 سال کے لیے سرمایہ کاری کی۔اسی طرح 2,40,000 روپے ٹیکس فری میوچول فنڈ میں لگائے۔اُس کے بازاری قیمت کے مطابق 2 سال بعد انھیں 3,05,000 روپے ملے۔ان کی کون سی سرمایہ کاری زیادہ فائدہ مند ہوگی؟

حل : (i) سودِ مرکب کے حساب سے سرمایہ کاری کی گئی رقم کا پہلے ہم سود معلوم کریں گے۔

مرکب سود = کل زر − اصل زر

یعنی , $I = A - P$

$$= P\left(1+\frac{r}{100}\right)^{n} - P$$

$$= P\left[\left(1+\frac{r}{100}\right)^{n} - 1\right]$$

$$= 3,20,000\left[\left(1+\frac{10}{100}\right)^{2} - 1\right]$$

$$= 3,20,000 \left[(1.1)^2 - 1\right]$$
$$= 3,20,000 \left[1.21 - 1\right]$$
$$= 3,20,000 \times 0.21$$
= 67,200 روپے

شاہ کو 3,20,000 روپے بینک میں سرمایہ کاری کرنے پر 67,200 روپے سود حاصل ہوا۔ اب حاصل ہوا سود سرمایہ کاری کا فی صدی تناسب معلوم کریں گے۔

$$\text{سود کا فی صد} = \frac{100 \times 67200}{3,20,000} = 21$$

∴ بینک میں سرمایہ کاری کرنے پر 21% فائدہ ہوا۔

(ii) روپے 3,05,000 = میوچول فنڈ سے 2 سال بعد حاصل ہونے والی رقم

∴ میوچول فنڈ کا منافع = 3,05,000 − 2,40,000 = 65,000 روپے

$$\therefore \quad \text{منافع کا فی صدی} = \frac{65000 \times 100}{2,40,000} = 27.08$$

میوچول فنڈ میں سرمایہ کاری کرنے پر انھیں 27.08% فائدہ ہوا۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شری شاہ کا میوچول فنڈ میں سرمایہ کاری کرنا زیادہ فائدہ مند ہوگا۔

مثال (3) : کریم بھائی نے شیشہ کی صنعت میں 4,00,000 روپے کی سرمایہ کاری کی۔ 2 سال کے آخر میں انھیں اس کاروبار سے 5,20,000 روپے حاصل ہوئے۔ سرمایہ کاری کی رقم چھوڑ کر حاصل ہوا نفع انھوں نے 2 : 3 کی نسبت سے بالترتیب معیادی امانت اور شیئر میں سرمایہ کاری کی۔ انھوں نے ہر ایک مد میں کتنی رقم سرمایہ کاری کی؟

حل : روپے 5,20,000 − 40,000 = 1,20,000 = کریم کو 2 سال کے آخر میں منافع ملا

$$\text{میعادی امانت کھاتا میں سرمایہ کاری} = \frac{3}{5} \times 1,20,000$$
$$= 3 \times 24,000$$
= 72,000 روپے

$$\text{شیئر میں سرمایہ کاری کی گئی رقم} = \frac{2}{5} \times 1,20,000$$
$$= 2 \times 24000$$
= 48000 روپے

کریم بھائی نے معیادی امانت اور شیئر میں بالترتیب 72000 روپے اور 48000 روپے سرمایہ کاری کی۔

مثال (4) : شری انیل کی ماہانہ آمدنی اور خرچ کی نسبت 4 : 5 ہے۔ شری امین کی یہی نسبت 2 : 3 ہے۔ اسی طرح شری امین کی ماہانہ آمدنی کا 4%، انیل کی آمدنی کے 7% کے برابر ہے۔ اگر انیل کی ماہانہ آمدنی 9600 روپے ہو تو

(i) شری امین کی ماہانہ آمدنی معلوم کیجیے۔

(ii) شری انیل اور شری امین کی بچت معلوم کیجیے۔

حل : ہم جانتے ہیں کہ

خرچ − آمدنی = بچت

امین کی آمدنی اور خرچ کی نسبت = 3 : 2

فرض کیجیے امین کی آمدنی = $3y$

فرض کیجیے امین کا خرچ = $2y$

انیل کے آمدنی اور خرچ کی نسبت = 5 : 4

فرض کیجیے انیل کی آمدنی = $5x$

فرض کیجیے انیل کا خرچ = $4x$

(انیل کی ماہانہ آمدنی 9600 روپے ہے۔) ...

$\therefore\ 5x = 9600$

$\therefore\ x = 1920$

انیل کا ماہانہ خرچ = $4x = 4 \times 1920 = 7680$ روپے

$\therefore$ انیل کی بچت = انیل کی آمدنی − انیل کا خرچ = $9600 - 7680 = 1920$ روپے

$\therefore$ انیل کا ماہانہ خرچ = 7680 روپے ، انیل کی ماہانہ بچت = 1920 روپے

انیل کی آمدنی کا 7% = امین کی آمدنی کا 4%

$$\therefore\ \frac{4}{100} \times 3y = 9600 \times \frac{7}{100}$$

$$\therefore\ 12y = 9600 \times 7$$

$$\therefore\ y = \frac{9600 \times 7}{12} = 5600$$

امین کی آمدنی = $3y = 3 \times 5600 = 16800$ روپے

امین کا خرچ = $2y = 2 \times 5600 = 11200$ روپے

$\therefore$ امین کی بچت = $16800 - 11200 = 5600$ روپے

(i) امین کی ماہانہ آمدنی = 16800 روپے

(ii) امین کی ماہانہ بچت = 5600 روپے

(iii) انیل کی ماہانہ بچت = 1920 روپے

عملی کام 1 : ابیتا نے 3500 روپیوں میں سے کچھ رقم 4% اور بقیہ رقم 5% سود کے حساب سے ایک سال کے لیے سرمایہ کاری کی۔ اسے کل 1530 روپے سود حاصل ہوا۔ تو اس کی الگ الگ سود سے سرمایہ کاری کی ہوئی رقم معلوم کیجیے۔

4% کے شرح سے سرمایہ کاری کی ہوئی رقم x روپے

5% کے شرح سے سرمایہ کاری کی ہوئی رقم y روپے

$\square + \square = 35000$ ..... (I)

سود

$\frac{4}{100}x + \frac{5}{100}y = 1530$ ..... (II)

$x = \square$ $y = \square$

سرگرمی :

(1) سرپرستوں کی مدد سے آپ کے گھر کا ہفتہ بھر کا جمع خرچ لکھیے۔ اس کے لیے خرچ کی مد کے لحاظ سے ستون بنائیے۔ اناج، تعلیم، طبی خرچ سفر، کپڑے اور دیگر عام خرچ جیسی مدوں کا خیال کرتے ہوئے تمام اخراجات لکھ لیجیے۔ جمع کی جانب گھر خرچ کے لیے حاصل ہوئی رقم، گذشتہ بقایا اور کچھ نئی رقم اگر حاصل ہوئی ہو تو اسے درج کیجیے۔

(2) چھٹیوں میں پورے مہینے کا جمع خرچ لکھیے۔ (صفحہ 52 پر گوئیند کے جمع خرچ کا مطالعہ کیجیے)

عملی کام II : بنجر زمین کے کسانوں کی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لیے کیا حل نکالا جائے کلاس میں بحث کیجیے۔ کچھ طلبہ نے ذیل کے مطابق اپنے خیالات پیش کیے۔

سہیل : کسانوں کو صرف کھیتی کی اشیاء فروخت کرنے پر پیسے ملتے ہیں۔ اس سے حاصل ہونے والے منافع سال بھر کے لیے کافی ہونا چاہیے۔ اس لیے معاشی منصوبہ بندی کرنا بہت ضروری ہے۔

پرکاش : کھیتی سے حاصل ہوئی پیداوار کو مناسب اور صحیح دام ملنے لگے تو آمدنی میں اضافہ ہوگا۔

نرگس : علم معاشیات کا اصول ہے کہ کسی چیز کی فراہمی، مانگ سے خوب زیادہ ہو تو اس کی قیمت کم ہو جاتی ہے۔ اگر دام کم ہو جائے تو فائدہ بھی کم ہو جائے گا۔

ریٹا : اگر کھیتی کی پیداوار خوب ہوئی اور دام گرنے کا خوف ہو تو کچھ مال کی مناسب ڈھنگ سے ذخیرہ اندوزی کرنا چاہیے۔ بعد میں مناسب وقت پر بازار میں قیمت بڑھنے پر فروخت کرنے کے لیے نکالا جائے۔

اعظم : اس کے لیے اچھے گودام تعمیر کرنا ضروری ہے۔

ریشما : کسان کو کم سود پر آسانی سے قرض ملنا چاہیے۔

وتسلا : دودھ، مرغی پالن وغیرہ زراعت کے تکمیلی پیشے کریں تو تھوڑا بہت منافع حاصل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جانوروں کا فضلہ بہترین نامیاتی کھاد کے طور پر حاصل ہوتا ہے۔

کنال : کھیتی سے حاصل ہونے والے اناج پر مختلف اعمال (Process) کرنے والے کارخانے جاری کرنا اور شربت، جام، اچار، خشک سبزیاں، پھلوں کا گودا جیسی چیزیں مناسب پیکنگ کر کے سال بھر فروخت کر سکتے ہیں۔ برآمدی اشیا کی زیادہ پیداوار کی جائے۔

مشقی سیٹ 6.1

1. الکا ہر ماہ بھیجی ہوئی رقم کا 90% خرچ کرتی ہے۔ ہر مہینہ 120 روپے کی بچت کرتی ہے۔ اُسے ہر ماہ بھیجی جانے والی رقم معلوم کیجیے۔

2. سُمیت نے 50,000 روپے سرمایہ سے خوردنی اشیا کا کاروبار شروع کیا۔ اس میں پہلے سال 20% نقصان ہوا۔ بقیہ سرمایہ سے دوسرے سال اس نے مٹھائی کا کاروبار کیا۔ اس میں اسے 5% نفع ہوا۔ اصل سرمایہ کاری پر اسے کتنے فی صدی نفع یا نقصان ہوا؟

3. نکھل نے اپنی ماہانہ آمدنی کا 5% حصہ بچوں کی تعلیم پر خرچ کیا۔ 14% حصہ شیئر میں سرمایہ کاری کی، 3% حصہ بینک میں جمع کیا اور 40% حصہ روزمرہ کے اخراجات کے لیے استعمال کیا۔ سرمایا کاری اور خرچ کے بعد اس کے پاس 19,000 روپے بچے۔ اس کی ماہانہ آمدنی معلوم کیجیے۔

4. محترم خان صاحب نے اپنی آمدنی میں سے 40,000 روپے 8% مرکب سود کے حساب سے 2 سال کے لیے بینک میں جمع کیے۔ شری فرنانڈیس نے 1,20,000 روپے میوچول فنڈ میں 2 سال کے لیے سرمایہ کاری کی۔ 2 سال بعد شری فرنانڈیس کو 1,92,000 روپے حاصل ہوئے تو محترم خان صاحب اور شری فرنانڈیس ان میں سے کس کی سرمایہ کاری زیادہ فائدہ مند ہوئی؟

5. سمیرا نے اپنے آمدنی کا 3% آمدنی سماجی کام کے لیے دیا اور 90% آمدنی خرچ کیا۔ اس کے پاس 1750 روپے باقی بچا تو اس کی ماہانہ آمدنی معلوم کیجیے۔

آیئے، بحث کریں

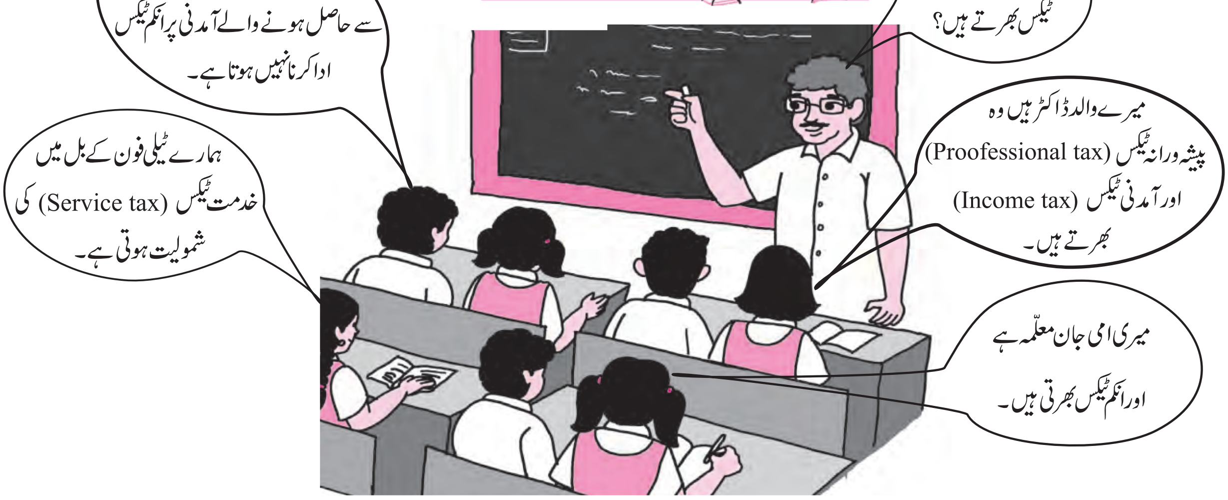

ٹیکس یعنی کیا؟ کس کس قسم کے ٹیکس ہوتے ہیں؟ اس تعلق سے معلومات جمع کیجیے۔

ITC Tools or Links

visit : www.incometaxindia.gov.in

آیئے سمجھ لیں

ٹیکس (محصول) تحسیب کرنا

ملک کے ترقی کے لیے حکومت مختلف اسکیم بناتی ہے۔ ان اسکیموں کی عمل آوری کے لیے حکومت کو بہت بڑی رقوم کی ضرورت پیش آتی ہے۔ کئی قسم کے ٹیکس عائد کرکے یہ رقم حاصل کی جاتی ہے۔

ٹیکس کے افادیت **(Utility of taxes) :**

- بنیادی سہولیات فراہم کرنا۔
- مختلف فلاح و بہبود کی اسکیم پر عمل کرنا۔
- مختلف شعبوں میں ترقیاتی کاموں اور تحقیق کے تعلق سے اسکیم پر عمل درآمد کرنا۔
- قانون اور نظم و نسق قائم رکھنا۔
- قدرتی آفات سے متاثر لوگوں کی مدد کرنا۔
- ملک اور شہریوں کی حفاظت کرنا، وغیرہ۔

ٹیکس کی قسمیں (Types of taxes)

براہ راست ٹیکس (Direct taxes)

جن ٹیکسوں کا بوجھ براہِ راست ٹیکس ادا کرنے والے پر پڑتا ہے۔ اس کو براہِ راست ٹیکس کہتے ہیں۔

مثال : انکم ٹیکس، جائیداد ٹیکس، پیشہ ورانہ ٹیکس وغیرہ۔

بالراست ٹیکس (Indirect taxes)

جن ٹیکسوں کا بوجھ براہِ راست ٹیکس ادا کرنے والے پر نہیں پڑتا اسے بالراست ٹیکس کہتے ہیں۔

مثال : مرکزی فروخت ٹیکس، ویلیو ایڈیڈ ٹیکس (VAT) ایکسائز ٹیکس، کسٹم ڈیوٹی، خدمت ٹیکس، وغیرہ۔

2017ء میں جس طرح کے ٹیکس عائد کیے گئے ہیں اس کے مطابق اس کی قسمیں اوپر بتائی گئی ہیں۔

سرگرمی : مختلف قسم کے ٹیکس ادا کرنے والے ملازمت پیشہ لوگ یا پیشہ وروں کی جانب سے مختلف ٹیکس کی معلومات حاصل کیجیے۔

آیئے سمجھ لیں

انکم ٹیکس (Income tax)

فرد کی، تنظیم یا دیگر قانونی طور پر بھارت میں جاری صنعت کی آمدنی، انکم ٹیکس ایکٹ (قانون) کے تحت مقرر کی گئی حد سے زیادہ ہو تو اس پر انکم ٹیکس (محصول) عائد کیا جاتا ہے۔

اس باب میں ہم براہ راست ٹیکس میں سے صرف فرد کے جانب سے ادا کیے جانے والے انکم ٹیکس کے متعلق غور کریں گے۔ انکم ٹیکس کی تحسیب مرکزی حکومت کرتی ہے۔ بھارت میں انکم ٹیکس کی تحسیب دو قوانین کے ذریعے کی جاتی ہے۔

(1) انکم ٹیکس ایکٹ 1961 یہ قانون 01-04-1962 سے نافذ ہوا۔

(2) ہر سال پارلیمنٹ میں منظور کیا جانے والا اقتصادی (معاشی تعلق سے) فراہم کیا جانے والا قانون۔

ہر سال عام طور پر فروری کے مہینے میں وزیر مالیات آنے والے مالیاتی سال کے تعلق سے قومی آمدنی اور اخراجات کا بجٹ (Budget) تخمینہ پیش کرتے ہیں۔ اس میں انکم ٹیکس کی شرح تجویز کی جاتی ہے۔ پارلیمنٹ کے بجٹ میں منظور کرنے پر یہ شرح اگلے سال کے لیے عائد کی جاتی ہے۔
انکم ٹیکس کی شرح ہر سال بجٹ میں طے کی جاتی ہے۔

انکم ٹیکس کے تعلق سے اہم باب :

- **متشخص/ٹیکس ادا کرنے والا (An assessee) :** انکم ٹیکس ایکٹ میں شامل قانون کے لحاظ سے جس فرد کو انکم ٹیکس ادا کرنا مطلوب ہوتا ہے اس فرد کو متشخص کہتے ہیں۔
- **مالیاتی سال (Financial year) :** جس ایک سال کی قابل ٹیکس آمدنی لی جاتی ہے اس سال کو 'مالیاتی سال' کہتے ہیں۔ اپنے ملک میں فی الحال 1/اپریل سے 31/مارچ کا عرصہ مالیاتی سال کہلاتا ہے۔
- **ٹیکس تشخیص سال/سال تشخیص (Assessment Year) :** مالیاتی سال کے فوراً بعد کے مالیاتی سال کو سال تشخیص کہتے ہیں۔ رواں سال میں گذشتہ مالیاتی سال کے لیے ٹیکس کی تشخیص منظور کی جاتی ہے۔

مالیاتی سال اور متعلقہ سال تشخیص ذیل کے مطابق دیا گیا ہے۔

(Assessment Year) متعلقہ سال تشخیص	(Financial Year) مالیاتی سال
2017 – 2018	2016–2017 یعنی 01–04–2016 سے 31–3–2017
2018 – 2019	2017–2018 یعنی 01–04–2017 سے 31–03–2018

مستقل کھاتا نمبر (PAN) : ہر فرد کو عریضہ کرنے پر انکم ٹیکس محکمہ کی جانب سے ایک مخصوص دس ہندسی حرف نمبر دیا جاتا ہے۔ اسے مستقل کھاتہ نمبر یعنی "Permanent Account Number (PAN)" کہتے ہیں۔ کئی اہم دستاویزات اور معاشی لین دین میں یہ نمبر درج کرنا ضروری ہوتا ہے۔

پین کارڈ کا استعمال : انکم ٹیکس محکمہ میں ٹیکس ادا کرنے کے چلن (فارم)، ٹیکس کا گوشوارہ (ریٹرن فارم) اور دیگر مراسلات میں پین نمبر لکھنا لازمی ہوتا ہے۔ اسی طرح بڑے معاشی لین دین کرتے وقت پین نمبر درج کرنا پڑتا ہے۔ کئی دفعہ پین کارڈ بطورِ شناخت (Identity Proof) استعمال کیا جاتا ہے۔

آیئے سمجھ لیں

انکم ٹیکس کی تحسیب : انکم ٹیکس کی تحسیب آمدنی پر منحصر ہوتی ہے۔اس لیے آمدنی کے مختلف ذرائع جاننا ضروری ہے۔

آمدنی کے پانچ اہم ذرائع :

(1) تنخواہ سے حاصل ہونے والی آمدنی
(2) گھر جائیداد سے حاصل ہونے والی آمدنی
(3) دھندا اور کاروبار (پیشے) سے ملنے والی آمدنی
(4) سرمایہ کاری کے منافع سے (Capital gain) حاصل ہونے والی آمدنی
(5) دیگر ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدنی

تنخواہ دار فرد کا انکم ٹیکس محسوب کرنے کے لیے اہم نقاط

انکم ٹیکس محسوب کرنے کے لیے کل سالانہ آمدنی کا خیال کیا جاتا ہے۔انکم ٹیکس ایکٹ 80C، 80D، 80G وغیرہ ارٹیکل کے تحت کل سالانہ آمدنی میں کٹوتی (سہولت) ملتی ہے۔اس مستثنیٰ آمدنی کو کم کرنے کے بعد بقیہ آمدنی کو ''قابل ٹیکس آمدنی'' کہتے ہیں۔انکم ٹیکس کی تحسیب اسی آمدنی پر کی جاتی ہے۔

ٹیکس کی تحسیب کے اصول کبھی کبھی تبدیل کیے جاتے ہیں۔اس لیے براہِ راست ٹیکس تحسیب کرتے وقت تازہ ترین اصول کا معلوم ہونا نہایت ضروری ہے۔

قابل ٹیکس آمدنی میں سے مخصوص حد تک کی رقم پر ٹیکس تحسیب نہیں کیا جاتا۔اس رقم کو قابل ٹیکس آمدنی کی ''اصل مستثنیٰ آمدنی'' کہتے ہیں۔

- کسانوں کو زرعی پیداوار کی آمدنی پر انکم ٹیکس میں رعایت دی گئی ہے۔
- انکم ٹیکس ایکٹ 80G کے تحت وزیر اعظم ریلیف فنڈ، وزیر اعلیٰ ریلیف فنڈ یا حکومت سے منظور شدہ اداروں کو عطیہ دینے پر انکم ٹیکس میں 100% چھوٹ ملتی ہے۔
- 80D ایکٹ کے تحت صحت کے لیے بیمہ قسط پر چھوٹ (رعایت) ملتی ہے۔
- عام طور پر کل سرمایہ کاری پر 80C ایکٹ کے تحت مختلف قسم کی سرمایہ کاری میں زیادہ سے زیادہ 1,50,000 روپے تک چھوٹ (رعایت) ملتی ہے۔

2017-2018 اس بجٹ (تخمینہ) کے مطابق جن کی سالانہ آمدنی میں رعایت دی جاسکتی ہے ایسے کچھ اہم سرمایہ کاریاں ذیل کی شکل میں دکھائی گئی ہیں۔

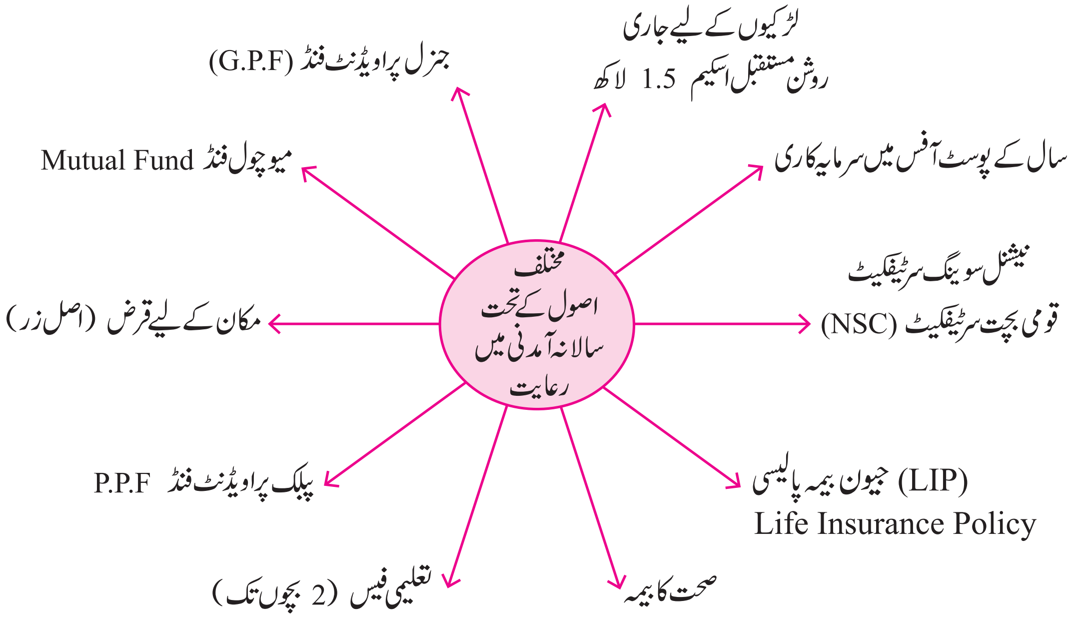

ٹیکس دہندہ (متشخص) کی عمر کے مطابق انکم ٹیکس کی شرح ہر سال معاشی بجٹ میں طے کی جاتی ہے۔آمدنی کی سطح کے مطابق انکم ٹیکس کی شرح ظاہر کرنے والا خاکہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

جدول I

60 سال کی عمر کے فرد کے لیے			
ثانوی اور اعلیٰ تعلیمی ٹیکس	تعلیمی ذیلی ٹیکس	انکم ٹیکس Income tax	قابل ٹیکس آمدنی کے مرحلے (روپے میں)
ٹیکس معاف	ٹیکس معاف	(ٹیکس معاف) (مستثنیٰ آمدنی)	250000 تک
انکم ٹیکس کا 1 فی صد	انکم ٹیکس کا 2 فی صد	5% (قابل ٹیکس آمدنی سے ڈھائی لاکھ روپے منہا کرنے کے بعد)	2,50,0001 سے 5,00,000 تک
انکم ٹیکس کا 1 فی صد	انکم ٹیکس کا 2 فی صد	₹12,500 + 20% (قابل ٹیکس آمدنی سے پانچ لاکھ روپے منہا کرنے کے بعد)	5,00,000 سے 10,00,000 تک
انکم ٹیکس کا 1 فی صد	انکم ٹیکس کا 2 فی صد	₹11,2500 + 30% (قابل ٹیکس آمدنی سے دس لاکھ روپے منہا کرنے کے بعد)	10,00,000 سے زیادہ
سالانہ آمدنی 50 لاکھ روپے سے ایک کروڑ روپے کے درمیان والوں کو انکم ٹیکس کا 10% اضافی ٹیکس اور سالانہ آمدنی ایک کروڑ روپے سے زیادہ ہو تو انکم ٹیکس کا 15% اضافی ٹیکس عائد کیا جاتا ہے۔			

عملی کام : اوپر کے جدول (I) کا مشاہدہ کیجیے اور ذیل میں دی ہوئی مثال کے خالی چوکون میں مناسب عدد لکھیے۔

مثال ● ممتا کی سالانہ آمدنی ساڑھے چار لاکھ روپے ہے۔ انھوں نے آمدنی میں منہا ہونے والی ایسی کوئی بھی بچت نہیں کی۔ تو ان کی قابل ٹیکس آمدنی کس مرحلے میں ہوگی؟ [ ]

● انھیں کتنی رقم پر کتنے فی صد شرح سے ٹیکس ادا کرنا ہوگا؟ [ ] روپے پر [ ] شرح سے

● ذیلی ٹیکس کتنی رقم پر تحسیب کیا جائے گا؟ [ ]

جدول II

بزرگ شہری (عمر ساٹھ سال سے اسی سال تک)			
ثانوی و اعلیٰ تعلیمی ذیلی ٹیکس	تعلیمی ذیلی ٹیکس	انکم ٹیکس (Income tax)	قابل ٹیکس آمدنی کے مرحلے (روپے میں)
ٹیکس معاف	ٹیکس معاف	(ٹیکس معاف) (مستثنیٰ آمدنی)	300000 تک
انکم ٹیکس کا 1 فی صد	انکم ٹیکس کا 2 فی صد	5% (قابل ٹیکس آمدنی سے تین لاکھ روپے منہا کرنے بعد)	3,00,001 سے 5,00,000 تک
انکم ٹیکس کا 1 فی صد	انکم ٹیکس کا 2 فی صد	₹10,000 + 20% (قابل ٹیکس آمدنی سے پانچ لاکھ روپے منہا کرنے بعد)	5,00,001 سے 10,00,000
انکم ٹیکس کا 1 فی صد	انکم ٹیکس کا 2 فی صد	₹1,10,000 + 30 (قابل ٹیکس آمدنی سے دس لاکھ روپے منہا کرنے کے بعد)	10,00,000 سے زیادہ
سالانہ آمدنی 50 لاکھ روپے سے ایک کروڑ روپے کے درمیان والوں کو انکم ٹیکس کا 10% اضافی ٹیکس اور سالانہ آمدنی ایک کروڑ روپے سے زیادہ ہو تو انکم ٹیکس کا 15% اضافی ٹیکس عائد ہوگا۔			

عملی کام : جدول II کی رُو سے ذیل میں عملی کام مکمل کیجیے۔

مثال : شری پنڈت کی عمر 67 سال ہے۔گذشتہ سال ان کی سالانہ آمدنی 13,25,000 روپے تھی تو ان کی قابل ٹیکس آمدنی کتنی ہوگی؟ انھیں کتنا انکم ٹیکس ادا کرنا ہوگا؟

$$13,25,000 - 10,000,00 = 3,25,000$$

اس لیے انھیں جدول کے مطابق 1,10,000 روپے ٹیکس ادا کرنا ہی ہوگا۔علاوہ قابل ٹیکس آمدنی کا 30% رقم پر انکم ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔

∴ 3,25,000 × $\frac{30}{100}$ = ☐ روپے

∴ انکم ٹیکس کی رقم = ☐ ☐ ☐

تعلیمی ذیلی ٹیکس 2% کا انکم ٹیکس = ☐ × $\frac{2}{100}$ = ☐

ثانوی اوراعلیٰ تعلیمی ذیلی ٹیکس 1% کا انکم ٹیکس = ☐ × $\frac{1}{100}$ = ☐

∴ کل انکم ٹیکس = انکم ٹیکس + تعلیمی ذیلی ٹیکس + ثانوی اوراعلیٰ تعلیمی ذیلی ٹیکس

= ☐ + ☐ + ☐

= ₹ 2,13,725

جدول III

بہت ضعیف بزرگ شہری (عمر اسی سال سے زیادہ)			
قابل ٹیکس آمدنی کا مرحلہ (روپے میں)	انکم ٹیکس (Income tax)	تعلیمی ٹیکس	ثانوی واعلیٰ ثانوی تعلیمی ٹیکس
5,00,000 میں	مستثنیٰ آمدنی (ٹیکس معاف)	ٹیکس معاف	ٹیکس معاف
5,00,001 سے 10,00,000 تک	20% (قابل ٹیکس آمدنی سے پانچ لاکھ روپے منہا کرنے کے بعد)	انکم ٹیکس کا 2 فی صد	انکم ٹیکس کا 1 فی صد
10,00,000 سے زیادہ	₹100000 + 30% (قابل ٹیکس آمدنی سے دس لاکھ روپے منہا کرنے کے بعد)	انکم ٹیکس کا 2 فی صد	انکم ٹیکس کا 1 فی صد
سالانہ آمدنی 50 لاکھ روپے سے ایک کروڑ روپے کے درمیان والوں کو انکم ٹیکس کا اضافی ٹیکس 10% اور سالانہ آمدنی ایک کروڑ سے زیادہ والوں کو انکم ٹیکس کا 15% اضافی ٹیکس ہوگا۔			

عملی کام : 80C، 80G، 80D ان قانونی دفعات کی معلومات حاصل کیجیے۔

پین کارڈ کا معائنہ کیجیے اور اس پر کون سی معلومات ہوتی ہے اسے درج کیجیے۔

(Cashless) نقد بین کاروبار کے لیے استعمال کیے جانے والے ذرائع کی معلومات حاصل کیجیے۔

اوپر کے جدول اور افراد کو ملنے والی مختلف سہولتوں کا استعمال کر کے انکم ٹیکس کس طرح محسوب کیا جاتا ہے؟ ہم ذیل کی مثالوں سے سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

مثال (1) : شری مہاترے کی عمر 50 سال ہے۔ان کی سالانہ آمدنی 12,00,000 روپے ہے۔شری مہاترے نے ذیل کے مطابق سرمایہ کاری کی۔

(i) بیمہ کی قسط = ₹90,000 (ii) پراویڈنٹ فنڈ = ₹25,000

(iii) پبلک پراویڈنٹ فنڈ = ₹15,000 (iv) نیشنل سوینگ سرٹیفکیٹ (NSC) = ₹20,000

اس معلومات کی بنا پر انکم ٹیکس کے لیے منظور شدہ سہولیات، قابل ٹیکس آمدنی اور انکم ٹیکس معلوم کیجیے۔

حل :

(i) کل سالانہ آمدنی = 12,00,000 روپے (ii) 80C کے مطابق سرمایہ کاری

سرمایہ کاری	رقم (روپے میں)
(i) بیمہ قسط	90,000
(ii) پراویڈنٹ فنڈ میں سرمایہ کاری	25,000
(iii) پبلک پراویڈنٹ فنڈ	15,000
(iv) نیشنل سوینگ سرٹیفکیٹ (NSC)	20,000
کل	1,50,000

دفعہ 80C کے تحت انکم ٹیکس کے لیے زیادہ سے زیادہ 150000 روپے مستثنیٰ آمدنی (منظور شدہ سہولت) منہا کی جائے۔

(3) قابل ٹیکس آمدنی = (i) میں دی ہوئی رقم − (ii) میں دی ہوئی رقم

$= 12,00,000 - 1,50,000 = 10,50,000$

(4) انکم ٹیکس جو شری مہاترے کو ادا کرنا ہوگا۔جدول (I) کی مدد سے تحسیب کریں گے۔

شری مہاترے کی قابل ٹیکس رقم = ₹10,50,000 ... (یعنی دس لاکھ روپے سے زیادہ ہے)

∴ جدول (I) کے مطابق انکم ٹیکس = ₹112500 + 30% ... (کل آمدنی سے دس لاکھ روپے منہا کرنے کے بعد پر 30%)

$\therefore \quad 10,50,000 - 10,00,000 = 50,000$

∴ انکم ٹیکس $= 1,12,500 + 50,000 \times \frac{30}{100}$

$= 1,12,500 + 15,000$

$= 1,27,500$

اس کے علاوہ 2% تعلیمی ذیلی ٹیکس اور 1% (اعلیٰ ثانوی تعلیمی ذیلی ٹیکس) ان کو بھی شامل کیا جائے۔

تعلیمی ذیلی ٹیکس $= 1,27,500 \times \frac{2}{100} = 2550$ روپے

اعلیٰ ثانوی تعلیمی ذیلی ٹیکس $= 1,27,500 \times \frac{1}{100} = 1275$ روپے

∴ کل انکم ٹیکس $= 1,27,500 + 2550 + 1275 = 1,31,325$ روپے

اس لیے شری مہاترے کو کل 1,31,325 روپے انکم ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔

مثال (2) : محترم احمد صاحب 62 سال کے بزرگ شہری ہیں۔ وہ ایک کمپنی میں ملازمت کرتے ہیں۔ ان کی سالانہ آمدنی 6,20,000 روپے تھی۔ انھوں نے پبلک پراویڈنٹ فنڈ میں 1,00,000 روپے سرمایہ کاری کی۔ اسی طرح بیمہ کی سالانہ قسط 80,000 روپے ادا کیا۔ اور وزیر اعلیٰ ریلیف فنڈ میں 10,000 روپے عطیہ دیا۔ احمد صاحب کو کتنا انکم ٹیکس ادا کرنا ہوگا؟

حل :

(1) کل سالانہ آمدنی = 6,20,000 روپے

(2) کل منہاجات (دفعہ 80 C کے تحت)

(i) پبلک پراویڈنٹ فنڈ = 1,00,000 روپے

(ii) بیمہ کی سالانہ قسط = 80,000 روپے

= 1,80,000 روپے

(iii) دفعہ 80C کے مطابق زیادہ سے زیادہ 1,50,000 روپے منہا کرنے کی سہولت منظور کی گئی۔

(3) روپے 10,000 = وزیر اعلیٰ ریلیف فنڈ میں دی رقم 80G کے مطابق منہا کرنا۔

(4) قابل ٹیکس آمدنی = (1) − [(2) + (3)]

= 6,20,000 − [1,50,000 – 10,000]

= 4,60,000 روپے

جدول (II) کے مطابق قابل ٹیکس آمدنی کی حد تین لاکھ سے پانچ لاکھ تک ہے۔

∴ انکم ٹیکس = (قابل ٹیکس آمدنی − 300000) $\times \frac{5}{100}$

$= (4,60,000 - 3,00,000) \times \frac{5}{100}$

$= 1,60,000 \times \frac{5}{100}$

= 8000 روپے

تعلیمی ٹیکس کو انکم ٹیکس پر تحسیب کیا جاتا ہے۔

تعلیمی ذیلی ٹیکس $= 8,000 \times \frac{2}{100} = 160$ ، ثانوی اور اعلیٰ تعلیمی ذیلی ٹیکس $8,000 \times \frac{1}{100} = 80$

∴ کل انکم ٹیکس = 8000 + 160 + 80 = ₹ 8,240 روپے

اس لیے احمد صاحب کو 8,240 روپے انکم ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔

مثال (3) : شریمتی ہندوجا کی عمر 50 سال ہے۔ گذشتہ سال قابل ٹیکس آمدنی 16,30,000 روپے تھی۔ انھیں کل کتنا انکم ٹیکس ادا کرنا ہوگا؟

حل : شریمتی ہندوجا کی قابل ٹیکس آمدنی دس لاکھ روپے سے زیادہ ہے۔

اب ہم جدول (I) کا استعمال کر کے ان کا انکم ٹیکس محسوب کریں گے۔

جدول (I) کے مطابق، دس لاکھ روپے سے زیادہ آمدنی کے لیے

انکم ٹیکس = ₹1,12,500 + (30% کل آمدنی سے دس لاکھ روپے منہا کرنے کے بعد پر)

شریمتی ہندوجا کی قابل ٹیکس آمدنی = شریمتی ہندوجا کی آمدنی − دس لاکھ = 16,30,000 − 10,00,000

= 6,30,000

جدول (I) کی رُو سے،

$$\text{انکم ٹیکس} = 1,12,500 + 6,30,000 \times \frac{30}{100}$$

$$= 1,12,500 + 30 \times 6,300$$

$$= 1,12,500 + 1,89,000$$

= 3,01,500 روپے

$\therefore$ ثانوی اور اعلیٰ تعلیم ٹیکس 1% = $\frac{1}{100} \times 3,01,500 =$ ₹ 3015 روپے

$\therefore$ تعلیمی ٹیکس 2% = $\frac{2}{100} \times 3,01,500 =$ ₹ 6030 روپے

$\therefore$ کل انکم ٹیکس = 3,01,500 + 3015 + 6030

= 3,10,545 روپے

اس لیے کل 3,10,545 روپے انکم ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔

مشقی سیٹ 6.2

(1) ذیل کے جدول کا مشاہدہ کیجیے۔ جدول میں دیے ہوئے افراد کی دی ہوئی قابل ٹیکس آمدنی پر انکم ٹیکس ادا کرنا ہوگا یا نہیں لکھیے۔

نمبر شمار	افراد	عمر	قابل ٹیکس آمدنی (₹)	انکم ٹیکس ادا کرنا ہوگا یا نہیں
(i)	کماری نیکیتا	27	₹ 2,34,000	
(ii)	شری کلکرنی	36	₹ 3,27,000	
(iii)	شریمتی مہتا	44	₹ 5,82,000	
(iv)	شری بجاج	64	₹ 8,40,000	
(v)	شری ڈسلوا	81	₹ 4,50,000	

(2) شری کرتار سنگھ (عمر 48 سال) نجی کمپنی میں ملازمت کرتے ہیں۔ مناسب بھتہ چھوڑ کر ان کی ماہانہ تنخواہ 42,000 روپے ہے۔ وہ پراویڈنٹ فنڈ میں ہر ماہ 3000 روپے سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ انھوں نے 15,000 روپے کا نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ (NSC) خریدا ہے اور 12,000 روپے کا عطیہ وزیراعظم ریلیف فنڈ میں جمع کیا۔ تو ان کا انکم ٹیکس محسوب کیجیے۔

مجموعہ سوالات 6

(1) درج ذیل میں سے صحیح متبادل منتخب کیجیے۔

(i) مختلف اقسام کی سرمایہ کاری میں سے دفعہ 80C کے لحاظ سے انکم ٹیکس تحسیب کے لیے زیادہ سے زیادہ کتنے روپے کی چھوٹ ملتی ہے؟

(A) ڈیڑھ لاکھ روپے (B) ڈھائی لاکھ روپے (C) ایک لاکھ روپے (D) دولاکھ روپے

(ii) ایک فرد کی 2017-18 میں ہونے والی آمدنی پر ٹیکس کی تحسیب کا سال درج ذیل میں سے کون سا ہوگا؟

(A) 2016-17 (B) 2018-19 (C) 2017-18 (D) 2015-16

(2) شری شیکھر آمدنی کا 60% خرچ کرتے ہیں۔ بقیہ آمدنی میں سے 300 روپے عطیہ یتیم خانہ میں دیتے ہیں تب ان کے پاس 3,200 روپے بچتے ہیں۔ ان کی آمدنی معلوم کیجیے۔

(3) شری ہیرالال نے 2,15,000 روپے میوچول فنڈ میں سرمایہ کاری کی۔ اس کے 2 سال بعد انھیں 3,05,000 روپے حاصل ہوئے۔ شری رمن لال نے 1,40,000 روپے 8% شرح سے مرکب سود کے حساب سے 2 سال کے لیے بینک میں امانت رکھا۔ ہر ایک کو ملنے والا فی صدی منافع معلوم کیجیے۔ کس کی سرمایہ کاری زیادہ فائدہ مند ہوگی؟

(4) ایک بچت کھاتے میں سال کے شروع میں 24,000 روپے تھے۔ اس میں 56,000 روپے کا اضافہ کیا گیا اور وہ پوری رقم 7.5% شرح سے مرکب سود کے حساب سے بینک میں جمع رکھی گئی تو 3 سال بعد کل کتنی رقم واپس ملے گی؟

(5) شری منوہر نے اپنی آمدنی کا 20% حصہ اپنے بڑے بیٹے کو اور 30% حصہ چھوٹے بیٹے کو دیا۔ بعد میں بقیہ رقم کا 10% بطور عطیہ ایک اسکول کو دیا تب ان کے پاس 1,80,000 روپے باقی بچے۔ شری منوہر کی سالانہ آمدنی معلوم کیجیے۔

*(6) کیلاش کی آمدنی کا 85% حصہ خرچ ہوجاتا ہے۔ اس کی آمدنی میں 36% اضافہ ہونے پر اس کا خرچ پہلے کے مقابلے 40% بڑھ گیا۔ اس کی موجودہ فی صدی بچت معلوم کیجیے۔

*(7) ریحان، ذیشان اور آفرین ان تینوں کی سالانہ آمدنی 8,07,000 روپے ہے۔ وہ تینوں اپنی آمدنی کا بالترتیب 75%، 80% اور 90% حصہ خرچ کرتے ہیں۔ اگر ان کے بچت کا تناسب 16 : 17 : 12 ہو تو ہر ایک کی سالانہ بچت معلوم کیجیے۔

(8) ذیل کے افراد کا انکم ٹیکس محسوب کیجیے۔

(i) شری کدم کی عمر 35 سال ہے اور ان کی قابل ٹیکس آمدنی 13,35,000 روپے ہے۔

(ii) محترم خان صاحب کی عمر 65 سال ہے اور ان کی قابل ٹیکس آمدنی 4,50,000 روپے ہے۔

(iii) کماری ورشا (عمر 26 سال) کی قابل ٹیکس آمدنی 2,30,000 روپے ہے۔

ITC Tools or Links

بھارت سرکار کی www.incometaxindia.gov.in ویب سائٹ پر جائیے۔ اس ویب سائٹ پر Incometax calculator مینو پر کلک کیجیے۔ آنے والے فارم میں فرضی آمدنی اور منہاجات کے فرضی رقوم لکھ کر انکم ٹیکس کی رقم معلوم کرنے کی کوشش کیجیے۔